

عنوان: قرآن و سنت ﷺ بطور ماخذ فقہ اسلامی

فروا اعجاز

ڈاکٹر محمد عبداللہ

بی ایس علوم اسلامیہ (تقابلِ ادیان)

ادارہ علوم اسلامیہ، جامعہ پنجاب

ماخذ:

ماخذ سے مراد وہ ذرائع ہیں جن سے قانون اخذ کیا جاتا ہے۔

ماخذ کی دو اقسام ہیں

اول ماخذ صوری جس کے ذریعے قانون اپنا مواد حاصل کرتا ہے۔

فقہ اسلامی کا ماخذ صوری مسلمان کے لیے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنا اور غیر مسلموں کے لیے سلطنت کی مرضی و اختیار حاصل کرنا ہے۔

دوم ماخذ مادی یعنی وہ ماخذ جس سے قانون اپنا مواد حاصل کرتا ہے۔¹

فقہ اسلامی کے بنیادی ماخذ:

فقہ اسلامی کے چار بنیادی ماخذ ہیں جنہیں "ادلہ اربعہ" کہا جاتا ہے۔ یہ چار بنیادی ماخذ مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ قرآن

۲۔ سنت نبوی ﷺ

۳۔ اجماع

۴۔ قیاس²

محمد عاصم الحداد کے بقول:

¹ اصول فقہ اسلام، تنویر بخاری، ۱۸۷، فاروق سنز، لاہور

² ایضاً

"اس بارے میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں ہے کہ اسلام میں حاکم صرف اللہ تعالیٰ ہے، اس لیے اس کے احکام کا بندوں تک پہنچنے کا ذریعہ صرف ایک ہے اور وہ ہے وحی پھر وحی کی دو شاخیں ہیں اور وہ ہیں کتاب اللہ اور سنت نبوی ﷺ۔ ان ہی دونوں کو لفظ "نص" یا "نصوص" سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ گویا جیسا کہ امام شافعیؒ کہتے ہیں:

اسلامی شریعت میں تمام احکام یا نص سے لیے جاتے ہیں یا نص پر محمول کر کے "من نص او حمل علی نص" یعنی اس سے استنباط و استخراج کے ذریعہ۔³

قرآن مجید بطور ماخذ فقہ:

قرآن کے لغوی معنی:

لفظ قرآن "قراء" کا مصدر ہے جس کے معنی ہیں: مطالعہ کرنا، پڑھنا، جمع کرنا۔ بعضوں نے اسے "قراءة" سے مشتق بتایا ہے جس کے معنی ہیں پڑھی ہوئی چیز اور بعض کا کہنا ہے کہ "قرن" سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں ملنا اور ساتھ رہنا۔⁴

عبدالوہاب خلاف کے مطابق:

قرآن قَرَأَ يَقْرَأُ (بَابُ فَتْحٍ يَفْتَحُ) کا مصدر ہے بمعنی "پڑھنا" اور یہ اسم مفعول مَقْرُوءٌ کے معنی میں ہے یعنی پڑھا جانے والا۔⁵

³ اصول فقہ پر ایک نظر، محمد عاصم الحداد، ۲۰، اسلامک پبلیشنگ ہاؤس، لاہور، اشاعت ۱۹۹۱ء

⁴ اصول فقہ اسلام، تنویر بخاری، ۱۸۸

⁵ علم اصول الفقہ، مؤلف عبدالوہاب خلاف، ۲۳

قرآن کا اصطلاحی معنی:

قرآن اللہ کا وہ کلام ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کے قلب مبارک پر حضرت جبریلؑ کے واسطے سے عربی زبان میں نازل فرمایا تاکہ یہ آپ ﷺ کی نبوت پر دلیل ہو اور لوگوں کے لیے ہدایت کا ذریعہ ہو۔⁶

قرآن مجید میں کن اصولوں کو فقہ کی بنیاد قرار دیا گیا ہے؟

قرآن حکیم میں فقہ کی بنیاد یہ آیت ہے۔ جس سے اس کے مفہوم کی طرف بھی اشارہ ہوتا ہے۔

فلو لا نفر من كل فرقة منهم طائفة ليتفقهوا في الدين ولينذروا قومهم
اذا رجعوا اليهم لعلهم يحذرون⁷

پس کیوں ایسا نہ کیا گیا کہ مومنوں کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکل آئی ہوتی۔
جو دین میں فہم و بصیرت پیدا کرتی اور (جب تعلیم و تربیت کے بعد) وہ اپنے گروہ میں
واپس جاتی تو لوگوں کو جہل و غفلت کے نتائج سے ہوشیار کرتی تاکہ لوگ برائیوں سے بچیں۔

آیت میں "فقاہت اور تفقہ" کا جس انداز سے تذکرہ ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے لیے قلب و دماغ کا
ایک خاص نقشہ متعین ہے۔ جس کے مطابق ان دونوں کو ڈھالنا پڑتا ہے۔ بغیر اس کے حالات و معاملات کو تجزیہ
کرنے میں مطلوبہ فقہی نگاہ نہیں پیدا ہوتی۔⁸

⁶ علم اصول الفقہ، مؤلف عبد الوہاب خلاف، ۲۳

⁷ سورہ التوبہ: ۱۲۲

⁸ فقہ و علوم الفقہ، ڈاکٹر منقاد احمد فیضی، ۱۶۸، ایور نیو بک پبلیش، لاہور

قرآن مجید کے اسلامی دستور کے اصلی ماخذ ہونے کے ضمن میں مولانا مودودیؒ کہتے ہیں کہ:

قرآن مجید خدا کی نازل کردہ کتب سماوی میں سب سے آخری اور مکمل کتاب ہے۔ مسلمان ایمان تو تمام آسمانی کتب پر رکھتے ہیں، لیکن ان کے لیے قانون ہدایت اور آئین زندگی کی حیثیت صرف قرآن مجید کو حاصل ہے۔ ہمیں اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے جہاں سے بالفعل اتباع کی حد شروع ہوتی ہے وہاں دوسری کتابوں سے تعلق منقطع کر کے صرف قرآن کے ساتھ تعلق استوار کیا گیا ہے اور ہمارے نزدیک یہی کتاب اصل ماخذ ہدایت اور حجیت ہے۔⁹

قرآن مجید بحیثیت ماخذ احکام کے متعلق سر عبد الرحیم لکھتے ہیں:

قرآن مجید نہ صرف آسمانی بلکہ قدیم بھی ہے۔ رسول اللہ ﷺ پر جزاً جزاً ۲۳ سال کی مدت میں نازل ہوا۔ قرآن حکیم سورتوں میں منقسم ہے۔ ہر سورۃ کا ایک نام ہے اور ہر سورۃ آیات کا مرکب ہے۔ اکثر وہ آیات جن میں احکام ہیں ان مسائل کے طے کرنے کے لیے نازل ہوئیں جو فی الحقیقت اس وقت درپیش تھے۔ بعض فتیج مراسم مثلاً دُختر کشی، قمار بازی اور غیر محدود ازدواج کے انسداد کے لیے۔ بعض کا مقصد اصلاح تمدن ہے۔ مثلاً عورتوں کی قانونی حیثیت بڑھانا، نابالغ اور دوسرے نااہل اشخاص کے حقوق کا تحفظ اور بعض میں امن و امان قائم رکھنے کے لیے اصولِ تعزیرات بیان کیے گئے ہیں۔ یہ احکام زیادہ تر سورہ بقرہ، سورہ نساء، سورہ آل عمران، سورہ مائدہ، سورہ نور، سورہ طلاق اور سورہ بنی اسرائیل میں پائے جاتے ہیں۔ قرآن پاک میں عام ہدایات بھی موجود ہیں جو اہم فقہی استخراج اور استدلال پر مبنی ہیں۔¹⁰

⁹ اسلامی ریاست، سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ، ۲۶۸، اسلامک پبلی کیشنز، لاہور

¹⁰ اصول فقہ اسلام، سر عبد الرحیم، ۱۲۱-۱۲۲

قرآن مجید کے ماخذِ قانون ہونے کی وجوہات:

محفوظ ہونا:

قرآن پاک ہر قسم کے تغیر اور تبدل سے پاک اور محفوظ ہے کیونکہ اس کی حفاظت کی ذمہ داری خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ان نحن نزلنا الذكر و انا له لحافظون (سورہ بقرہ)

اس کتاب کو ہم نے نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

قرآن مجید انہی الفاظ میں محفوظ ہے جن میں رسول اللہ ﷺ نے اس کو پیش کیا تھا۔ اول روز سے اس کی تلاوت کی گئی، اس کے نسخے ضبط کتابت میں لائے جاتے رہے اور کبھی اس کی کسی عبارت میں ذرہ برابر اختلاف نہیں پایا گیا ہے۔ لہذا اس امر میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ اس میں ایک لفظ کا تغیر و تبدل نہ ہوا ہے نہ ہو سکتا ہے۔¹¹

قرآن کا تواتر:

تواتر کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کریم نقل کرنے والے رسول ﷺ کے عہد سے اب تک ہر دور میں اس قدر ہوئے کہ ان سب کا ایک نقل پر متفق ہو جانا موجب یقین ہے اور ان سب ہی کا جھوٹ اور غلطی پر اتفاق ناممکن ہے۔¹²

¹¹ اسلامی ریاست، سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ، ۲۶۹

¹² آسان اصول فقہ، مولانا محمد محی الدین، ۸، مکتبہ البشرى، کراچی، ۲۰۱۱ء

جامع کتاب:

قرآن ایک جامع کتاب ہے جس کے اندر ان تمام حقائق و معارف اور خیرات و صالحات کو جمع کر دیا گیا ہے جو اس سے پہلے کی آسمانی کتابوں میں بیان کیے گئے تھے۔ ایسی جامع کتاب کی موجودگی میں انسان دوسری کتب سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔

جدید ترین مجموعہ:

قرآن آسمانی ہدایات اور الہی تعلیمات کا جدید ترین مجموعہ ہے۔ بعض ہدایات جو پچھلی کتابوں میں مخصوص حالات کے تحت دی گئی تھیں۔ وہ اس میں نکال دی گئی ہیں اور بہت سی تعلیمات جو پچھلی کتابوں میں نہ تھیں اس میں اضافہ کر دی گئیں۔¹³

کتاب اللہ کا مقصد:

سورۃ النساء میں واضح کیا گیا ہے:

انا انزلنا الیک الكتاب بالحق لتحکم بین الناس بما ارئک اللہ¹⁴

ہم نے تمہاری طرف یہ کتاب حق کے ساتھ اتار دی ہے تاکہ لوگوں کے درمیان اس علم کے

ساتھ فیصلہ کرے جو خدا نے تجھے دیا ہے۔

¹³ اسلامی ریاست، سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ، ۲۶۹

¹⁴ سورۃ النساء: ۱۰۵

بمعاظ مضامین قرآن میں احکام کی اقسام:

مضامین کے اعتبار سے قرآن کے احکام تین اقسام ہیں:

۱۔ اعتقادی احکام:

مکلف انسان کو اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور قیامت کے دن کے متعلق جو اعتقاد رکھنا چاہیے ان کے متعلق احکام ہیں۔

۲۔ خلقی احکام:

یہ ان چیزوں کے متعلق ہیں جو ایک مکلف انسان کے لیے ضروری ہے کہ ان کو اچھے اخلاق کے ساتھ آراستہ اور مزین کرے اور برے اخلاق کو ان سے دور کرے

۳۔ عملی احکام:

مکلف انسان سے جو اقوال، افعال، معاملات اور تصرفات صادر ہوتے ہیں یہ احکام ان کے ساتھ متعلق ہیں اور یہی تیسری قسم قرآن مجید کی فقہ ہے۔ اور اصول الفقہ کے ذریعے انسان اس مقصود تک پہنچ سکتا ہے۔¹⁵

احکام عملیہ قرآن مجید میں دو قسموں پر مشتمل ہیں:

۱۔ احکام عبادات:

جیسے نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، نذر، قسم وغیرہ کے احکام اور مقصود اس سے یہ ہوتا ہے کہ انسان اور اس کے رب کے درمیان علاقہ اور تعلق پیدا ہو۔

¹⁵ علم اصول الفقہ، مؤلف عبد الوہاب خلاف، ۳۲

۲۔ احکام معاملات:

جیسے خرید و فروخت، تصرفات، سزاؤں، جنایات وغیرہ کے احکام اور مقصود اس سے لوگوں کے مابین تعلق اور جوڑ پیدا کرنا ہوتا ہے۔ شرعی اصطلاح میں ان احکام کو "احکام المعاملات" کہتے ہیں۔¹⁶

شاہ ولی اللہ کے مطابق قرآن مجید کے علوم

شاہ ولی اللہ کے مطابق قرآن مجید پانچ علوم پر مشتمل ہے:

علم الاحکام:

یعنی بندوں کے لیے دین و دنیا میں جو امور ضروری اور نافع ہیں ان کو بیان کیا گیا ہے، جن کے تحت فرض، واجب، مستحب کی تمام اقسام شامل ہیں اور جو چیزیں مضر ہیں، ان کے ضرر کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان سے روکنا جس کے تحت حرام، مکروہ تحریمی اور مکروہ تنزیہی کی اقسام آجاتی ہیں۔

علم مباحثہ یا علم مخاصمہ :

گمراہ فرقوں کے عقائد باطلہ کو بیان کر کے دلائل سے ان کی تردید کی ہے پھر ان کی ترویج کو راہ حق پر چلنے کی دعوت دی ہے۔ قرآن مجید کے مخاطب چار گمراہ کن فرقوں میں یہود، عیسائی، مشرکین اور منافقین ہیں۔ قرآن مجید کے بیشتر حصہ میں ان فرقوں کا ذکر آتا ہے۔

علم التذکیر بالآلاء اللہ:

¹⁶ البینا

آسمانوں، زمینوں اور جملہ مخلوقات کی پیدائش اور کائنات میں ودیعت کردہ انعامات کا بیان فرمانا، جس کا مقصد حق تعالیٰ کی قدرت و ربوبیت کی معرفت کے بعد اس کی اطاعت و بندگی پر انسانوں کو آمادہ کرنا ہے۔

علم التذکیر بایام اللہ:

ان واقعات و حوادث کا بیان جن میں حق تعالیٰ نے مطیعین اور فرمانبرداروں کی خوبیاں اور انعامات و جزاء کا اور نافرمانوں اور سرکشوں کی برائیاں اور ان پر دینی و اخروی عذاب و سزا کا ذکر فرمایا۔

علم التذکیر بالموت:

انسان بلکہ تمام عالم کے فنا کے احوال بیان کرنا کہ انسان اور عالم کی ابتداء کیونکر ہوئی پھر اس پر کس طرح موت طاری ہوتی ہے۔ حشر و نشر، حساب و کتاب، جزا و سزا کا بیان اس قسم میں آجاتا ہے۔¹⁷

قرآن مجید میں احکام کے بیان کا طریقہ:

قرآن کریم میں احکام کا تذکرہ کبھی امر کے صیغہ سے ہوتا ہے جیسے:

اقم الصلوة لعلک تلک الشمس

جب سورج ڈھل جائے تو نماز قائم کرو

کبھی نہیں کے صیغہ سے جیسے:

¹⁷ الفوز الکبیر، شاہ ولی اللہ ترجمہ: پروفیسر مولانا محمد رفیق چودھری، ۱۴، مکتبہ قرآنیہ، لاہور

ولا تنكحو اما نكح اباء كم

اور جن عورتوں سے تمہارے باپوں نے نکاح کیا تم ان سے نکاح نہ کرو

کبھی فعل کی فرضیت پر زور دینا ہو تو اس کی خلاف ورزی کا نتیجہ بتایا جاتا ہے۔

کبھی یہ کہہ کر فعل مکتوب یعنی فرض ہے جیسے:

كتب عليكم الصيام

تم پر روزے لکھے گئے (فرض کیے گئے)۔

کبھی جب اس سے منع کرنا مقصود ہو تو یہ کہہ کر اس سے منع کیا جاتا ہے کہ اس میں کوئی خیر نہیں جیسے:

لا خير في كثير من نجواهم

ان کی سرگوشیاں میں کوئی خیر نہیں ہے۔

قرآن کریم سے استنباط کرتے وقت ان تمام چیزوں کا خیال رکھنا ضروری ہے چنانچہ ہر وہ فعل جس کی قرآن نے ستائش کی ہو یا اس کے کرنے پر ثواب کا وعدہ کیا ہو۔ وہ فرض یا مندوب ہے۔ ہر وہ فعل جس کی قرآن نے مذمت

کی ہو یا اس کے کرنے پر کسی سزا کا ذکر کیا ہو وہ حرام یا مکروہ ہے اور ہر وہ فعل جس کے ساتھ احل لکم

(تمہارے لیے حلال ہے) یا لا جناح علیکم (تم پر کوئی گناہ نہیں ہے) کہا گیا ہو یا اس کے ساتھ مذمت،

ستائش، سزا اور ثواب میں سے کسی کا ذکر نہ کیا گیا ہو وہ مباح یعنی جائز ہے۔¹⁸

قرآنی احکام کی بنیادی خصوصیات:

- تدریجی اصول
- اجمال و تفصیل
- لچکدار قوانین

¹⁸ اصول فقہ پر ایک نظر، محمد عاصم الحداد، ۷۷

- حکیمانہ قوانین
- اعلیٰ اخلاق پر مبنی¹⁹

فقہی اصول:

امام شافعیؒ نے اپنی تصنیف "الرسالہ" میں جو فقہی اصول بیان کیے ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے:

- ۱۔ دین کے احکام "البیان" ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ اپنے اولین مخاطبین پر بالکل واضح تھے۔
- ۲۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض احکام کو اپنی کتاب کے متن میں واضح الفاظ میں بیان کیا ہے اور ان کا مطلب بالکل واضح ہے۔
- ۳۔ بعض احکامات قرآن مجید میں بیان تو کیے گئے ہیں لیکن ان کی تفصیلات رسول ﷺ کے ذریعے واضح کیا گیا ہے۔
- ۴۔ بعض احکامات قرآن میں بیان نہیں کیے گئے بلکہ ان کا حکم رسول اللہ ﷺ نے دیا ہے۔ قرآن میں ان کے لیے اجمالاً یہ کہہ دیا ہے کہ رسول ﷺ کی اطاعت و اتباع کی جائے۔²⁰

سنت:

معنی:

سنت کے معنی ہیں: طریقہ، عادت، راستہ، بیان

¹⁹ فقہ الاسلام، حسن احمد الخطیب (مترجم: سید رشید احمد ارشد)، ۱۰۷، نفیس اکیڈمی، کراچی، ۱۹۹۷ء

²⁰ کتاب الرسالہ، امام محمد بن ادریس شافعیؒ، ترجمہ: تخلص اور حواشی: محمد مبشر نذیر، ۴۹

اصطلاحی مفہوم:

فقہی و شرعی اصطلاح میں سنت سے مراد آنحضور ﷺ کے اقوال و افعال اور سکوتی تائیدات۔ بالفاظ دیگر آنحضور ﷺ کے قول یا تقریر کو سنت کہتے ہیں۔

"عربی زبان میں سنت کے معنی سیرت اور طریقہ کے ہیں اور علمائے اصول فقہ کی اصطلاح میں اس سے مراد رسول اللہ ﷺ کے اقوال، افعال اور تقریرات ہیں جو آپ سے بعثت کے بعد صادر ہوئے۔ لہذا وہ یا تو قولی ہوتی ہے یا فعلی یا تقریری۔ تقریری سے مراد یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی کو کوئی کام کرتے دیکھا ہو اور اس پر اعتراض نہ فرمایا ہو" ²¹

اقسام سنت باعتبار سند:

سند کے اعتبار سے سنت کی ۳ اقسام ہیں

۱۔ متواتر

۲۔ مشہور

۳۔ خبر واحد

متواتر:

لغوی معنی:

پے درپے اور یکے بعد دیگر ہونے والی یا آنے والی شے۔

²¹ اصول فقہ پر ایک نظر، محمد عاصم الحداد، ۴۸

اصطلاحی مفہوم:

ایسی حدیث کہ جس کے راوی سند کے ہر طبقے میں اتنے ہوں کہ عقل و عادت اس حدیث کو سچ ماننے پر مجبور ہوں یا یوں کہئے کہ عقل و عادت اس حدیث کو سچ ماننے پر مجبور ہوں یا یوں کہئے کہ عقل و عادت جھوٹ پر ان کے اتفاق کو محال قرار دیں۔²²

مشہور:

لغت میں شہرت سے اسم مفعول ہے جس کے معنی اعلان و اظہار کے ہیں اور اصطلاح میں مشہور وہ ہے جس کے راوی ہر طبقہ میں تین یا اس سے زیادہ ہوں لیکن متواتر کی تعداد سے کم ہوں۔²³

خبر واحد:

وہ سنت جس کے ناقل ایک دو ہی یا چند ہوں مگر وہ مشہور کی حد کو نہ پہنچے خواہ اس وجہ سے کہ اس کے ناقلین کی تعداد ہر زمانے میں کم رہی ہو یا حضرات صحابہ و تابعین کے عہد میں ان کی تعداد کم ہو اور بعد میں زیادہ ہو اور بعد میں کم ہو گئی ہو۔²⁴

سنت کی حجیت (دلیل قرآن):

حدیث نبوی ﷺ کو قرآن کے بعد دوسرا درجہ حاصل ہے۔ ایک مسلمان کے لیے اللہ تعالیٰ کے حکم کے بعد رسول اللہ ﷺ کے فرمان پر عمل کرنا لازم ہے۔ کسی بات کی حیثیت و اہمیت اس بات کے کہنے کی شخصیت و مقام کے لحاظ سے متعین کی جاتی ہے۔

عبد الوہاب کے بقول:

²² فقہاء کے اصول حدیث، ڈاکٹر باقر خان خاکوانی، ۱۰۲، ادارہ مطبوعات سلیمانی، لاہور

²³ التحدیث فی علوم الحدیث، پروفیسر ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر، ۱۵۲، مکتبہ قدوسیہ، لاہور

²⁴ اصول الفقہ، مولانا مفتی محمد عبید اللہ الاسعدی، ۱۹۸، ادارہ المعارف کراچی، پاکستان، ۲۰۱۱

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے بہت سی آیات میں رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا حکم دیا ہے اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کو اپنی اطاعت کہا ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

من يطع الرسول فقد اطاع الله ومن توليٰ فما ارسلناك عليهم حفيظاً²⁵

جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ کا حکم مانا اور جس نے منہ پھیرا تو ہم نے تمہیں ان کو بچانے کے لیے نہیں بھیجا۔

پھر فرمایا:

ما اتكم الرسول فخذوه وما نهكم عنه فانتهوا²⁶

اور رسول تم کو جو دے دیں اسے لے لو اور جس سے روک دیں اس سے رک جاؤ۔

پھر ارشاد فرمایا:

انما المومنون الذين امنوا با الله و رسوله²⁷

مومن صرف وہی ہیں جو ایمان لائے اللہ پر اور اس کے رسول پر۔

ان آیات اور بہت سی دوسری آیات میں اللہ تعالیٰ نے یہی حکم دیا۔ لہذا جس نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی تو اس نے اللہ تعالیٰ کی ہی اطاعت کی کیونکہ اسے اس اطاعت کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے ہی دیا ہے۔²⁸

²⁵ سورة النساء: ۸۰

²⁶ سورة حشر: ۷

²⁷ سورة نور: ۶۲

²⁸ علم اصول الفقہ، مؤلف عبد الوہاب خلاف، ۳۹

دلیل حدیث:

اس کے علاوہ احادیث میں یہ بات فرمائی گئی۔ ارشاد ہوا:

"میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں جب تک ان کو تھامے رکھو گے گمراہ نہیں ہو گے۔ ایک ہے کتاب اللہ اور دوسرا میری سنت۔"

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا تا وقتیکہ اس کی خواہش اس چیز کے تابع نہ ہو جائے جسے میں لے کر آیا ہوں۔

سنت کی حجت کے مطابق امام شافعیؒ بیان کرتے ہیں:

سنت کو قرآن سے الگ نہیں سمجھا جاسکتا اس لئے کہ دونوں مل کر وہ ایک اصل بناتے ہیں جس کی نص یا نصوص کے لفظ سے تعبیر کی جاتی ہے۔ شریعت کے احکام بتانے میں یہ دونوں ایک دوسرے سے پورا پورا تعاون کرتے ہیں لیکن اس کے ساتھ یہ بھی حقیقت ہے کہ احکام کے استنباط میں قرآن سے الگ سنت خود بھی ایک اصل ہے۔ اسی لیے اس میں قرآن سے زائد بہت سے احکام کا ذکر ہوا ہے۔

قرآن کے احکام کے ساتھ سنت کے احکام کا مقام:

سنت کے احکام تین طرح سے آتے ہیں:

۱۔ ایک اس طرح سے کہ وہ ان کے مطابق ہوں اور ان کی تائید کرتے ہوں جیسے نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج کے فرض ہونے کے احکام۔

۲۔ دوسرے اس طرح کہ ان میں قرآنی احکام کی تفسیر و تشریح ہو ان کے مطلق کو مقید کرنا، ان کے مجمل کی تفصیل بیان کرنا اور ان کے عام کی تخصیص کرنا جیسے وہ تمام احکام جن میں نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، لین دین اور خرید و فروخت وغیرہ سے متعلق تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔

۳۔ تیسرے اس طرح سے کہ وہ قرآنی احکام پر اضافہ ہوں یعنی ان میں کسی ایسی چیز کو فرض قرار دیا گیا ہو جس کے بارے میں قرآن خاموش ہے یا کسی ایسی چیز کو حرام کیا گیا ہو جس کے بارے میں قرآن نے کچھ نہیں بتایا جیسے پھوپھی اور بھتیجی یا خالہ اور بھانجی کو بیک وقت نکاح میں رکھنے کو حرام قرار دینا، شادی شدہ زانی کو سنگسار کرنا اور دو گواہ نہ مل سکنے کی صورت میں قسم کے ساتھ ایک ہی گواہی کو قبول کر لینا وغیرہ۔

پہلی دو قسموں کے احکام کے بارے میں فقہاء کے درمیان کوئی اختلاف نہیں۔ سب تسلیم کرتے ہیں کہ سنت میں ایسے احکام آئے ہیں اور ان کی پیروی ضروری ہے اور یہ کہ سنت میں مذکور زیادہ تر احکام ایسے ہی ہیں۔ البتہ تیسری قسم کے احکام کے بارے میں ان کے درمیان اختلاف ہوا ہے۔²⁹

فقہی اصول سنت:

امام شافعیؒ نے اپنی تصنیف الرسالہ میں جو سنت کے فقہی اصول بیان کئے ہیں ان کا خلاصہ درج ذیل ہے:

- اللہ کے دین کا معیار رسول اللہ ﷺ کی ذات ہے۔ رسول کی حیثیت سے جو احکام آپ نے دیے انہیں قبول کرنا ہر مسلمان کے لئے لازم ہے۔
- رسول اللہ ﷺ نے جن کاموں سے منع فرمایا، ان سے رکنا ضروری ہے۔
- آپ نے بعض ایسی چیزوں سے منع فرمایا جو ہمیشہ کے لئے حرام ہیں اور بسا اوقات بعض کاموں سے آپ نے کسی مخصوص صورت حال ہی میں منع فرمایا۔ ابدی حرام کاموں سے اجتناب کرنا ہمیشہ ضروری ہے لیکن مخصوص حالات کی ممانعتوں سے رکنا صرف انہی مخصوص حالات ہی میں ضروری ہے۔ پہلی قسم کی مثال چوری یا شراب ہے۔ دوسری قسم کی مثال روزے کی حالت میں ازدواجی تعلقات قائم کرنا ہے۔

²⁹ الرسالہ: ۱۹، باب ما بان اللہ لحلفہ من فرضہ علی رسولہ اتباع اوجی اللہ

- احادیث کی روایت میں بسا اوقات کچھ مسائل پیدا ہو جاتے ہیں جس کے باعث روایتوں میں تضاد نظر آتا ہے۔ کبھی یہ تضاد محض راویوں کی غلط فہمی کے باعث پیدا ہوتا ہے اور کبھی ایک حدیث دوسری سے منسوخ ہوا کرتی ہے۔
- حدیث کبھی بھی قرآن کے مخالف نہیں ہو سکتی۔ حدیث صرف اور صرف قرآن کی وضاحت کرتی ہے۔
- بعض اوقات روایتوں میں ایک بات جزوی طور پر بیان کی گئی پوتی ہے جس کی وجہ سے بظاہر احادیث میں اختلاف محسوس ہوتا ہے۔ اگر اس موضوع سے متعلق تمام روایتوں کو اکٹھا کیا جائے تو پھر پوری بات درست طور سمجھ میں آ جاتی ہے۔
- احادیث میں بھی کچھ احادیث کا حکم عمومی نوعیت کا (عام) ہوتا ہے اور کچھ کا تعلق کسی مخصوص صورت حال سے (خاص) ہوا کرتا ہے۔ اس بات کا تعین بہت ضروری ہے۔
- اگر ایک حدیث دوسری حدیث سے منسوخ ہو تو ہم اس حکم کو قبول کر لیں گے جو بعد میں دیا گیا ہو۔
- اگر دو احادیث ایک دوسرے کے متضاد پائی جائیں، ان میں سے کسی ایک کو نسخ اور دوسری کو منسوخ قرار بھی نہ دیا جاسکے اور اس تضاد کو رفع کرنا ممکن نہ ہو تو پھر ایک حدیث کو چھوڑ کر دوسری زیادہ مستند حدیث کو قبول کیا جائے گا۔ اس ترجیح کے لئے قرآن، دیگر احادیث اور عقل عامہ کو بنیاد بنایا جائے گا۔³⁰

مختصر ا:

حقیقت یہ ہے کہ فقہی اعتبار سے احادیث کی بڑی اہمیت ہے، قرآن مجید ایک دستوری کتاب ہے، جس میں اصولی احکام دیئے گئے ہیں اور دین کے حدود اربعہ کو متعین کرنے کی کوشش کی گئی ہے، حدیث کے ذریعہ ان قرآنی احکام کی عملی تصویر سامنے آ جاتی ہے اور اس طرح اہل ہوس کے لیے قرآن کے معنوں میں الٹ پھیر، تحریف اور من چاہی تاویل کا دروازہ بند ہو جاتا ہے، جہاں حفاظ اور قاریوں کے ذریعہ الفاظ قرآن کی حفاظت کا غیبی انتظام ہوا ہے، وہیں معنوی تحریف اور آمیزش سے حفاظت کا سروسامان حدیث کے ذریعہ انجام پایا ہے، اس طرح احادیث قرآن مجید کی معنوی حفاظت کا ذریعہ ہیں۔

³⁰ فقہ و علوم الفقہ، ڈاکٹر منقاد احمد فیضی، ۱۸۵